

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۵۱) مطبوعہ ۱۷ - دسمبر ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

دُعا

اور ہم اب دُعا اور کلام کی خدمت میں مشغول رہیں گے ❖

اعمال ۶ : ۴ -

خدا کا شکر ہے کہ وہ اِنہیں دنوں میں اپنے لوگوں پر یہہ ظاہر کر رہا ہے کہ دعا مانگنا کیسا ضروری ہے اس زمانہ میں بے دین سائنس والے اِس بات پر بہت زور دیتے ہیں کہ خدا نے انتظام دُنیا سے اپنے ہاتھ کو علیحدہ کر رکھا ہے اور صرف قانون قدرت سب کچھ کر رہا ہے لیکن جس قدر یہہ لوگ اِس بات پر زیادہ زور دیتے ہیں اُسی قدر ایماندار اور دیندار لوگ اپنے تجربہ میں اِس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچاتے ہیں کہ خدا نزدیک ہے اور دعا کا سُننے والا ہے۔ اور قانون قدرت کو ایسے طور پر اپنے زیر حکم رکھتا ہے کہ ایماندار لوگ اپنی پُر زور دُعاؤں میں جو کچھ مانگتے ہیں وہی قانون قدرت کی معرفت خدا کیطرف سے ملتا ہے یعنی یہہ نہیں کہ خدا بغیر کسی قانون کے کام کرتا ہے بلکہ قانون قدرت کو ایسے سانچہ میں ڈھالکر نتیجہ پیدا کرتا ہے کہ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دُعا مانگنے والوں کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ اگر کلام پر بخوبی نظر کی جاوے تو معلوم ہوگا کہ ہر زمانہ میں راستبازوں کی منت سُنی جاتی ہے اور وہ اصول جو رسول یعقوب بتاتا ہے ”راستباز کی منت جب اِستعمال کی جاتی ہے بڑی تاثیر رکھتی ہے“ عالمگیر اصول ہے۔ بارہویں تاریخ کو ہندوستان کے تمام مقامات میں بہت لوگ اِس اصول کو عمل میں لائے اور دُعا میں مشغول رہے کہ ہندوستان بیدار ہو جاوے ہمکو کامل یقین ہے کہ یہہ دُعا سُنی گئی۔ لودیانہ اور فتح آباد کے مشنوں کے ممبران جو اس وقت خدا کے انتظام سے یہاں سالانہ جلسہ میں فراہم ہوئے تھے اور یہاں کے مسیحی دعا مانگتے رہے آپ ہی بیدار کئے گئے جو اوروں کو بیدار کرنے کے واسطے لازمی اور ضروری شرط ہے۔ دوسری بات یہہ ہے کہ دعا مانگنے کی خواہش جو ہمارے دلوں میں پیدا ہوئی ہے خدا کی طرف سے ہے۔ خدا اپنے لوگوں کے دل میں اُمید پیدا کر کے اُن کو مایوس نہیں کرتا لہذا یقین ہے کہ خدا کی مرضی یہہ ہے کہ جلد ہندوستان کو بیدار کرے۔ سر جن صاحب اپنی جوانی میں دعا کے مضمون پر اپنی وعظوں میں بہت زور دیا کرتے تھے جب بُڈھے ہو گئے تو ایکدفعہ کسی اخبار کے نامہ نگار نے اُن کے پاس جا کر کہا کہ غالباً آپ اسوقت دُعا پر کم زور دیتے ہونگے کیونکہ اہل سائنس نے اِس کے خلاف بہت کچھ ثابت کیا ہے تو آپ فرمانے لگے کہ اب میں اور بھی زیادہ زور دیتا ہوں اور مجھے کامل یقین ہے کہ خدا اپنے لوگوں کی منت کو سُنتا ہے بلکہ جس وقت کہ میں دیکھتا ہوں کہ کلیسیا فلان خاص بات کے لئے دعا میں مشغول رہتی ہے تو میں خیال کرتا ہوں کہ خدا کا ایک اور ازلی ارادہ کا آفتاب اُفق سے طلوع ہوا ہے اور پورا ہونے کے لئے سمت الراس کی طرف جا رہا ہے اسیطرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان کی بیداری کے واسطے جو بہت لوگ دعا کرتے ہیں تو ضرور ہندوستان کے واسطے خدا کا ازلی ارادہ بیدار کرنیکا ہے جو پورا ہوگا۔ تمام مسیحیوں سے ہماری یہہ درخواست ہے کہ وہ دائمی پورے ایمان اور یقین سے اِسبات کے لئے دعا کرتے رہیں۔ جو کلام کی خدمت کرتے ہیں اُن سے یہہ درخواست خاص طور سے کیجاتی ہے کیونکہ دعا کے بغیر خدمت ٹھیک نہیں ہوتی ہے پس لازم ہے کہ ہم دعا کو خدمت کا ایک ضروری حصہ تصور کریں جیسا کہ رسول سمجھتے تھے ”تم جو خداوند کا ذکر کرتے ہو چُپکے نہ رہو اور

نورافشاں

پادری۔ ایے۔ ایچ۔ یونگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری۔ ایچ۔ گولکناتھ صاحب + پادری غلام مسیح صاحب } اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری طالب الدین صاحب۔ بی۔ اے + پادری۔ پی۔ سی اپل صاحب

وَعظ

جو پادری ایچ گولکناتھ صاحب نے سینڈ منعقدہ لودیانہ کی ایک جلسہ میں سُنایا

میں تیرے کام جانتا ہوں کہ تو نہ ٹھنڈا نہ گرم ہے۔
کاشکہ تو ٹھنڈا یا گرم ہوتا +

مکاشفات ۳ باب ۱۵۔ آیت

اِس دُنیا میں ہر ایک چیز کا کوئی نہ کوئی اپنا خاصہ ہوتا ہے۔ اور جب تک اپنی اپنی خصوصیت مکمل طور پر ظاہر نہ ہو تو اُن کا جوہر ہرگز نہیں کھلتا۔ مثلاً پانی کی یہہ خصوصیت ہے کہ سرد ہو وے یہاں تک کہ درجہ بدرجہ اُس کی صورت ایک مادہ کی سی ہو جاتی ہے جس کو عام اصطلاح میں برف کہتے ہیں۔ اور جب پانی کا ظہور برف کی صورت میں ہوا تو اُس حالت میں اُس سے ایسی تاثیریں پیدا ہوتی ہیں جو عمل میں کارآمد ہوتی ہیں۔ پر اگر پانی اس درجہ خصوصیت کو نہ پہنچی تو وہ تاثیریں اُس سے ہرگز پیدا نہیں ہونگی جن کی اُمید کی جا سکتی ہے۔ اِسی طرح آگ چند عناصر کی باہمی مرکب و ملاپ سے پیدا ہوتی ہے جب تک ایک غایت درجہ کو نہ پہنچے تو اُس کی تاثیریں نفی کا حکم رکھینگی۔ اور اِسی طرح اِنسان کی خصوصیتوں میں عمل ایک خاصہ ہے۔ اُس کا عمل ظاہر میں ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضا کے ذریعہ ہوتا ہے اور باطن اور روح میں اِس صورت پر ہوتا ہے کہ اس کے ہر ایک ظاہری عمل میں سرگرمی جانفشانی اور غیرت نظر آتی ہے۔ اِنسان کے ہر ایک عمل کی تاثیر تب ہی پوری واقع ہوتی ہے جب اُس میں اُپاہج یا سستی یا کاہلی نہ پائی جاوے۔ جیسے آگ روٹی نہیں پکاینگی جب تک اُس کا تاؤ پورے درجہ کو نہ پہنچے اور نہ پانی دودہ کو جاویگا جب تک کہ غایت درجہ کی گرماہٹ اُس سے دور نہ ہو اسی طرح اِنسان کے ہر ایک عمل میں خواہ اُس کا ظہور محبت یا ہمدردی میں ہو یا مُلامت یا کسی مُفید کام کرنے میں ہو جب تک اُس کے عمل میں غیرت۔ صدق دلی۔ جانفشانی اور سرگرمی نہ ہو تو اس کے اعمال کی تاثیریں کارآمد ہرگز نہیں ہونگی خدا کی روح لاؤدقیا کی کلیسیہ سے فرماتی ہے کاشکہ تو ٹھنڈا ہی ہوتی یا گرم۔ کیوں۔ اِس لئے کہ دونوں حالتوں میں اُس کے عمل میں کچھ نہ کچھ خلوصِ دل اور صدق دلی پائی جاتی۔ مگر موجودہ سرد اور گرم حالت میں نہ تو اُس کی نیکیوں سے کوئی نیک تاثیر پیدا ہوتی ہے اور نہ اُس کی بداعمالیوں سے وہ رحم خدا کے دل میں جو خدا کے احکام سے ایک مطلق برگشتہ اور باغی کے لئے ہو پیدا ہوتا ہے۔ اِس لئے خداوند فرماتا ہے کہ میں تجھے رد کر کے منہہ سے نکال پھینکنے پر ہوں۔ اگر وہ محض سرد ہوتی تو رحم کی گنجایش تھی مگر نیم گرمی میں جو ایک ریاکاری اور مکاری کا پردہ ہے خدا کو اُس سے نفرت ہے۔ اِس لئے سرگرم ہو اور توبہ کر۔ ورنہ میں تجھے اپنے مُنہہ سے نکال پھینکونگا۔

میں نے یہہ مضمون اِس لئے چنا ہے تاکہ اپنے ہم نوعی خدمت گذاروں کے ساتھ جو اس جلسۂ اعظم میں شریک ہیں اس امر پر بحث کروں کہ وہ کونسی حالتیں ہیں جو خدا کے کام میں نیک تاثیریں پیدا کرنے میں ہمارے سامنے سدِّراہ ہوتی ہیں اور وہ کونسی حالت ہے جس سے دونوں ہمارے کام اور کلام متاثر ہوں۔ **اوّل**۔ خدا کی خدمت میں گرم ہونا گیا ہے۔ مشاہدہ میں آتا ہے کہ ہمارے ملازموں میں بعض نہایت سرگرمی سے کام کرتے ہیں۔ وہ اپنے آقا کے دلی خیرخواہ نظر آتے ہیں۔ اِن کی کیفیت اِس قسم کی ہے کہ وہ آقا کے دل میں ایک نیک تاثیر پیدا کرتی ہے کہ وہ اُس پر اعتبار رکھتا ہے اور رفتہ رفتہ ملازم کی وفاداری ایسی غالب آتی ہے کہ وہ بہت ذمہ دار کام اُس کے سپرد کرتا ہے بلکہ بسا اوقات گھر کی کنجی اُس کے سپرد کرتا ہے۔ ہم ایسے موقع پر صرف آقا کی تعریف نہیں کرتے بلکہ اُس ملازم کی تعریف کرتے ہیں جس نے اپنے کو ایسا لایق بنایا کہ خانگی ذمہ داری اُس کے سپرد کی گئی۔ اِسی طرح ایک حقیقی دوست کا حال ہوتا ہے۔ جو باہمی دوستی مابین یونتھن اور داؤد تھی۔ اِس میں سرگرمی اور صدق دلی ظاہر تھی۔ اِس میں دودلاپن یا خودغرضی یا ریاکاری کی بو نہیں پائی جاتی تھی۔ اُن کی دوستی میں کلیۃً اتفاق تھا۔ ایک کا کام اور کلام دوسرے پر نیک اثر پیدا کرتا تھا۔ پھر دوسری طرف ہم اُس ملازمت کو پسند نہیں کرتے جو غرض میں یکطرفہ ہو۔ وہ جو نصف و نصف کام کرے جس کا کچھ دل تو کام کی طرف اور باقی دل اپنے آرام اور اپنی کلیسیا کی طرف ہو۔ ہمکو ہیہ ریاکاری کی دوستی پسند نہیں۔ اُس کا بولنا اُس کا کام اُس کا مسیح کو چھوڑ دینا مطلق پسند نہیں۔ بلکہ ہمکو وہ آدمی پسند ہے جو دل کا صاف ہو اگر خراب ہے تو خراب جو اپنی بدی پر پردہ نہیں ڈالتا کہ ظاہر میں کچھ اُس کا اور دِکھلاوا ہو۔ جس میں چھل بل نہیں۔ اگر دوست ہے تو گُھٹا ہوا دوست اور اگر دشمن ہے تو کُھلے دُشمن ہے۔ اب بھائیو اور بہنوں ہم اِس بات پر غور کریں کہ خدا کی خدمت گذاری میں ہماری اپنی حالت کیسی ہے۔ خدا کرے کہ اُس کی روح ہمارے دِلوں میں داخل ہو کر اندھیرے گوشوں کو منور کرے۔ آج کل اس امر پر چرچہ ہو رہا ہے بلکہ بہت تاکید سے چرچہ ہو رہا ہے کہ ہماری خدمتگذاری میں جس کو اب ایک نصف صدی سے زیادہ ہو رہا ہے۔ پوری کامیابی کیوں نہیں ہو رہی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اشاعت و تلقین کے کام میں بہت کچھ روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ جابجا مختلف پہلوؤں میں کام کی صورت نظر آتی ہے۔ جابجا فرداً فرداً مسیحی بھی ہوتے چلے آئے ہیں مگر خاندانوں کا عیسائی ہونا اور جماعتوں کا سلف سپورٹ کے اصول پر قایم ہونا اب تک ملتوی ہے۔ الغرض جو ترقی ہونی چاہئے وہ ہم کو کم نظر آتی ہے۔ یا یوں کہو کہ ہمارے

دل کی منشا کے مطابق ترقی نہیں ہوتی ہے۔ بھلا اس کی وجہ کیا ہے۔ کیا خدا کی طاقت میں کچھ کمی آگئی ہے۔ کیا اُس کا سخاوت کا ہاتھ چھوٹا ہو گیا ہے کہ وہ اب ہم تک نہیں پہنچ سکتا؟ ہرگز نہیں وہ تو موجودہ گذشتہ اور استقبال کے زمانے میں یکساں ہے اُس میں کمی نہیں۔ آؤ ہم اس مذکورہ آیت کے تعلق اپنی حالت کو دیکھیں۔ خدا کی روح یہہ کیوں فرماتی ہے کا شکہ تو ٹھنڈا ہوتا یا گرم خدمت میں گرم ہونا کیا ہے۔ یہہ مسلمہ ہے کہ گرمی میں روشنی کا پیدا ہونا ضروری امر ہے۔ ایک حقیقی اور سرگرم خدمتگذار میں روشنی کا ہونا ضروری امر ہے۔ جس قدر اُس میں روحانی روشنی ہوگی اُسیقدر اُس کے ہمجنس کے گناہ ظاہر ہونگے۔ جس کسی کے ساتھ اُس کا سابقہ پڑیگا اگر اُس شخص میں گناہ ہے تو وہ اُسپر ظاہر ہو جاویگا۔ کیوں۔ اِس لئے کہ ایک سرگرم مسیحی کی نیک چلن اور اُس کا نورانی چہرہ اپنا عکس اُس شخص کی سوتی ضمیر پر ڈالیگی اور وہ جاگ اُٹھیگی۔ اُس کی چھپی کانشنس کو منور کر ڈالیگی۔ روح اپنی تاثیر میرے اور تمہارے ذریعہ گنہگار شخص میں پیدا کر سکتی ہے۔ سورج کی روشنی کا عکس چاند پر پڑتا ہے اور وہ رات کو منور کرتی ہے اِسی طرح ایک گنہگار کو ایک نورانی شخص کے مقابلہ میں اپنی خستہ اور مصیبت زدہ حالت نظر آجاویگی۔ آگے کھڑا نظر آجاویگا۔ وہ اپنی بغاوت کے باگ کو چھوڑدیگا۔ وہ مصرف بیٹے کی طرح ہوش میں آجاویگا۔ وہ مسیح کی طرف پھریگا۔ اُس کی آنکھیں کھل جاویگی۔ اور وہ پکار اُٹھیگا کہ میں کیا کروں کہ میری نجات ہو۔ آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ سامریہ عورت کے دل کو مسیح خداوند نے اپنے طرزِ کلام سے ایسا چھیدا کہ اُس کا دو دلاپن۔ اور وہ ناپاک خیال جو مثل اُس کے گلے کا تار تھا اور خنجر کی طرح اُس کے دل کو کاٹتا مگر جس کو وہ عیش کی مستی میں چھپاتی رہتی تھی دور ہو گئے۔ وہ اپنے لوگوں میں جاتی اور ڈنکے کی آواز کہتی ایک آدمی کو آؤ اور دیکھو جس نے میری سارے کام میری بد فعلی کے کام مجھپر ظاہر کر دیئے جو مسیح خداوند سے سابقہ پڑنے سے اُس کا دل منور ہو گیا۔ اور اس روشنی نے اوروں کو بھی روشن کیا۔ تم دُنیا کی نور ہو۔ خداوند نے فرمایا۔ آؤ ہم اپنے دلوں میں اس بات کی پڑتال کریں۔ آپ جانتے ہیں کہ مسیح خداوند ظاہر ہوا کہ شیطان کے کام فاش ہوں۔ ہم جو اُس کے خدمت گذار ہیں ہمارے قول و فعل سے شیطان کے کام کہاں تک ظاہر ہوئے ہیں۔ ہمارا سابقہ روزمرہ کے لین دین میں اپنے اپنے شہروں اور قصبوں اور دیہات میں بہتوں کے ساتھ پڑا ہے اور پڑتا رہتا ہے۔ وہ ہماری موجودگی سے کیا نقش و تاثیر اپنے اپنے دلوں میں لے گئے ہیں۔ بیشک جواب ہو سکتا ہے کہ ہمنے فلانے دن چھ گھنٹے مسیح کی منادی کی ہیں دو رات درختوں کے سایہ تلے سویا اور تنگیوں میں گذارہ کیا۔ میں اِمسال دو سو دیہات میں گشت لگا چکا ہمنے پچاس مرد اور عورت کو بپتسمہ دیا۔ ہاں الیسوں ہی کی نسبت مسیح خداوند بھی کہتا ہے کہ وہ کہینگے کہ ہم ناچے اور تیرے نام پر بنسری بھی بجائی اور راگ بھی الاپے۔ ہم نے تیرے نام سے نبوت بھی کی اور دیووں کو بھی نکالا۔ اور تیرے نام سے کرامات بھی ظاہر کیں۔ پر میں اُن سے صاف کہونگا کہ میں کبھی تم سے واقف نہ تھا اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو۔ مسیح کا ظاہر کرنا اُس کی منادی کرنا ہی نہیں ہے بلکہ مسیح کا ہم خصلت ہو کر اپنی زندگی میں اُس کو ظاہر کرنا ہے۔ فیلبوس کی منادی سے سامریہ کے لوگ دنگ نہیں ہوئے بلکہ اس کی سرگرم خدمت اور نیک چلن سے وہ مسیح کے مطیع ہوئے۔ پینتیکوست کے دن پطرس کی منادی میں کوئی ایسی بات نہیں تھی جس کا چرچا آج ہم خدمت گذار نہیں کرتے رہتے۔ ہاں ہر ایک قوت ان میں تھی۔ اُس چھوٹے جلیلی جھنڈ کے نورانی چہروں اور اُن کی سرگرمی اور غیرت نے اُن لوگوں کے دل چھید ڈالے۔ پولوس کی فصیح اور بلیغ آتشین وعظ نے اُن فلاسفروں اور مدبروں اور حکیموں کے دلوں کو نہیں چھویا یا اثر کیا۔ بلکہ پولوس کی غیرت اور اُس کی اپنی ناخودی اور اُس میں مسیح کی خودی نے پلٹ دیا جیسی عورت اور جزیرہ سیپرس کے سردار اور انسس اور ترشنا اور روح کے خاندانوں کو مسیح کی طرف کھینچ لیا۔ میرے عزیزو ہم نے اپنا بہت بیش قیمت وقت اور اپنے پلّے سے بہت روپیہ بھی صرف کیا بلکہ گلی گلی اور کوچہ کی خاک چھانی۔ در سے بدر ہوئے۔ بہتوں کا احسان مانا مگر ہائے افسوس ہمپر ہم مسیح کی تعلیم لے کر تو گئے مگر مسیح میں ہو کر اور مسیحی خصلت لے کر نہ گئے۔ ہمنے سوال و جواب کے سبق اور دس احکام تو سکھلا ڈالے۔ ہم نے نو مریدوں کے سامنے بائبل کے ورق پر ورق کھول ڈالے۔ پرانے عہد نامہ سے نئے عہد نامہ تک ہمنے شروع سے آخر تک اُن کو سیر کرائی۔ مگر ہائے افسوس ہمپر دور دورے۔ رسم اور فرض کے پابند ہو کر ہمنے اُن کو سبق پڑھائے پر مسیح کی پُرجوش محبت نے ہماری تحریک نہ کی کہ ہم اُن کے ساتھ بیٹھکر صبر اور پُرہمدردی کے ساتھ مسیح کی محبت کا سکہ اُن کے دلوں میں جما دیں۔ اور اپنی شستہ اور پاکیزہ زندگی کی ریتی سے اُن کے سیاہ اور زنگار کھائے ہوئے دلوں کو صاف کریں۔ ہم نے نو مریدوں کو اپنے پاس سے بھاگنا سکھلایا مگر یوحنا کا مسیح کی چھاتی پر بے تکلفی سے لیٹنا نہیں سکھایا ہمنے اپنے کام اور خدمت میں وہ سرگرمی اور غیرت نہیں دکھلائی جس کی نسبت پولوس فرماتا ہے کہ تمنے ابتک موت تک مقابلہ نہیں کیا ہے بلکہ مشکلات کے سدِّراہ ہونے پر ہمارے ہاتھ پاؤں پھول گئے اور ہم ہمت ہار بیٹھے۔ سرپٹا کی بیوہ کے لڑکے کو خدا نے زندہ کیا مگر الیسع نبی نے ایک بار نہیں دو بار نہیں بلکہ تین بار دعا کی۔ اور اِس مُردے پر گر کر اُس کے نزدیک ہو کر بلکہ ہاتھ پر ہاتھ اور پاؤں پر پاؤں لگا کر اُس کے ساتھ گویا ایک ہو گیا۔ اور دعا اور التجا کی۔ حتّی کہ اُس مُردے میں جان آگئی۔ یہہ غیرت تھی۔ یہہ بے نہایت شوق تھا اُس کے جلانے کا۔ پر ہائے افسوس ہمپر ہمنے اپنے نو مریدوں کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا۔ دُور دُور سے ہمنے اُن کا اچھا کیا۔ ہم اکثر جان نثاری اور خود نثاری کا ذکر کرتے ہیں۔ اِس کے کیا معنی ہیں؟ مسیح خداوند نے فرمایا کہ جیسے مینے اپنی جان تمہارے لئے دی تم بھی اپنی جانیں اوروں

سنے دو۔ میرے عزیزو پوچھو اپنے دلوں سے کس قدر جلانے والا تراود بے نہایت شوق اور حمیت جانوں کے بچانے کے لئے ہمکو ہوئی۔ کس قدر متلاشیوں اور نو مریدوں سے ہمارا وہ سلوک ہوا کہ ہمنے جان توڑ توڑ کر مسیح کی محبت کی تحریک سے اُن کے دلوں میں مقناطیسی اثر پیدا کیا اور اُن کو کھینچ لیا اور اُس اندازہ تک پہنچایا جو مسیح کے قد و قامت تک پہنچاتا ہے۔ کیا اکثر ماتحتوں کے جو خود مسیحی خوراک کے محتاج ہیں متلاشیوں اور نو مریدوں کو سپرد نہیں کیا؟ کیا ہم نے الیاہ نبی کی طرح اُن کے ساتھ دعا کی اور محبت کے جوش میں گر اُن کو ورگلاتا کہ اُن کی مردہ جانوں میں جان پڑے۔ ہمنے دُور دُور سے سخاوت کا ہاتھ بڑھایا بلکہ سخاوت کو پھینکا گئے اور ہاتھ نہیں بڑھایا اور دُور دُور سے تعلیم دی پر ہم نہ اُن کے گھر میں دیر تک بیٹھے اور نہ اُن کو اپنے گھروں میں بسر و چشم مقدم کہا۔ ہم اس کا جواب اُن کو نہیں دیسکتے کہ اے مالک تو کہاں رہتا ہے۔ وہ اجنبی ہمارے گھر میں آیا اور ہمنے اُس کو اجنبی اور پردیسی ہی رکھا اور دوستوں اور فرزندوں کی جگہہ نہیں دی۔ پطرس نے ہیکل کے دروازہ پر اُس بیچارے لنگڑے کو مسیح عیسو کے نام پر چنگا کرتے ہوئے جھک کر اُس لاچار اور کمزور لنگڑے کو دہنے ہاتھ سے پکڑا اور اُس کو اُٹھایا اور وہ کودنے اور پھاندنے لگا۔ اے میرے عزیزو اُن رسولوں کو پیغام سپرد کیا گیا تھا اور اُنکو اختیار بھی دیا گیا تھا کہ اُس کے نام سے کرامات ظاہر کریں۔ مگر دیکھو اُن کے مسیحی اعمال اُنکے پیغام اور اختیار کے تعلق محبت اور ہمدردی اور غیرت اور سرگرمی سے ملکر میں پطرس چنگا تو کرتا ہے اور اپنا اختیار بھی جتاتا ہے مگر محبت اور ہمدردی اس اختیار کیساتھ جاتی ہے جو مسیح خداوند لعزر کی قبر پر کھڑا ہو کر بلا تامل کہہ سکتا تھا کہ اے لعزر قبر کے بند سے نکل آ۔ مگر ہم ساتھ یہہ دیکھتے ہیں کہ اُس کی ہمدردی کا بھرا سوتا پھوٹ پڑا اور مسیح رو دیا۔ کلام میں سب سے مختصر فقرہ یہی ہے مگر اس کی تفسیر پر انسانی کلام کا لفظی دریا بہایا جا سکتا ہے۔ اے میرے عزیزو اگر ہمارے طریقے رنالیش کے۔ اور ہماری روش اور چال ہم کو اُن سے جن کے درمیان ہم کام کرتے ہیں دُور کرتے ہیں۔

اگر حاکم اور محکوم تعلق ہم کو دعا کی کانفرنس کے وقت میں خصوصاً اور عموماً ہر جگہہ اور موقع میں شیر و شکر ہونے سے روکتے ہیں تو برکت کی اُمید ہرگز نہ رکھو۔ آج صبح ایک ہی پیالہ کا دور لب بہ لب گذرا ہم رسم کے طور پر برادرانہ شراکت میں شریک ہوئے مگر کہاں تک اس گھر سے باہر یہہ برادرانہ شراکت عمل میں آتی ہے؟ اگر اختیارات اور ذمہ واری کے ساتھ جو ہمارے سپرد ہیں محبت اور ہمدردی ہماری تحریک نہیں کرتے تو ہم اُن اختیارات اور ذمہ واری کے لایق نہیں ہیں۔ یہی وجہہ ہے کہ ہماری آنکھوں میں پٹی لگی ہوئی ہے کہ رحم کرتے وقت اُس جگہہ رحم کرتے ہیں جہاں رحم کی گنجایش مطلق نہیں ہے۔ مسیح خداوند نے ہم کو سکھلایا کہ کبوتر کی طرح بے بد ہو اور سانپ کی طرح چالاک۔ پر ہائے افسوس ہم پر کہ ہمنے اکثر ریاکاروں اور بدکاروں کو اپنی چھاتی لگایا اور اُن کی مدد کی اور جہاں رحم اور محبت کی ضرورت تھی وہاں اپنے کانوں پر روئی ڈالی اور آنکھوں پر پردہ ڈالا۔ ہم نے نو مریدوں اور کلیسیاؤں کے شرکا کی تعداد بڑھنے کی خاطر اندھیرے اور زود بازی سے کام لیا اور خدا کی مرضی کو نہیں ڈھونڈا۔ مسیح خداوند نے فرمایا کہ تم نور کے فرزند ہو۔ اور پھر لکھا ہے کہ میں آخر ہونے تک تمہارے ساتھ ہوں بھائیو اور بہنوں غیر قومیں پوچھتی ہیں۔ مسیح کہاں ہے؟ کیا اس کا یہہ جواب ہوگا کہ مسیح خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے؟ کیا یہہ جواب ہوگا کہ مسیح خداوند پھر آویگا۔ غیر قوموں کے لئے یہہ خوشخبری نہیں ہے مسیح مجھ میں ہے اور یا وہ مجھ میں نہیں ہے۔ پولوس رسول افسیوں کو کہتا ہے کہ مجھ حقیر کو یہہ فضل عنایت ہوا کہ میں غیر قوموں میں مسیح کی بیقیاس دولت کی خوشخبری دوں اور پھر خدا کے آگے اپنے گھٹنے ٹیک کر کہتا ہے کہ وہ اپنے جلال کی دولت کے موافق تمہیں یہہ دے کہ تم اُس کی روح سے اپنی باطنی انسانیت میں بہت ہی زور آور ہو جاؤ۔ اور کہ مسیح تمہارے دلوں میں ایمان کے وسیلے سے وغیرہ۔

مسیح مجھ میں جلال پاتا ہے اور یا مجھ میں ہی جو اس کا نام لیوا ہو خجالت اور رسوائی اُٹھانی پڑتی ہے۔ اس نوربین اس طرح چلو کہ لوگ میرے مسیحی کام دیکھکر اُس کا جلال بجالائیں۔ میرا سابقہ لوگوں سے اس قسم کا پڑے کہ میری موجودگی سے گنہگاروں کی آنکھیں کُھل جائیں۔ اور اُن کی خطرہ کی حالت اُن پر آشکارا ہو جاوے اور وہ ہوش میں آکر خداوند مسیح کی طرف پھریں۔ یاد رکھو کہ جس قدر مسیحی زندگی ہم میں کم پائی جاویگی اُسی قدر گنہگاروں اور بدکاروں کی ذمہ واری بھی کم ہوگی۔ کیونکہ وہ عذر پیش کرینگے کہ ہمنے مسیح کو نہیں دیکھا +

پھر روشنی کا ایک اور بھی نتیجہ ہے۔ وہ گنہگار کو اُس پر اُسکا گناہ ظاہر کرے یا تو مسیح خداوند کی طرف اُس کو پھیرتی ہے اور یا عین برعکس اُس کو عداوت اور بغاوت کے لئے آمادہ کرتی ہے۔ اس میں تو شک نہیں ہے کہ مخالفت غیر قوموں کی طرف سے ہو رہی ہے۔ پر اب تک ہم نے اِن کے قلعوں میں گھُس کر تھلکہ نہیں مچایا ہے۔ اب تک یوحنا بپتسمہ دینے والے کی آواز اُن کے کانوں میں نہیں گونجی ہے۔ اب تک ہیرودیس جیسو نکا ہمنے مقابلہ نہیں کیا ہے۔ اب تک وہ جرأت اور دلیری ہم میں نہیں آئی ہے کہ غیر قوموں کے فریسی اور فقیہوں کو اُن کے اصلی لقب سے ملقب کریں یعنی اے ریاکارو اور مکارو اے سانپوں کی اولاد۔ اور نہ خدا کے گھر کی غیرت اور حمیت نے وہ دھکا ہمکو دیا جس کا سامنا جب مسیح یروشلم کی ہیکل میں داخل ہوا کسی نے نہ کیا۔ یہہ ممکن نہیں کہ ایک روح کے بھرے شخص کے سامنے ایک گنہگار ٹھہر سکے۔ دو میں سے ایک نتیجہ ضرور پیدا ہوگا۔ یا تو وہ مسیح کی اطاعت اور فرمانبرداری قبول کریگا اور یا بغاوت کا بیڑا اُٹھاویگا۔ جب ستفنس پتھراؤ کیا گیا لکھا ہے کہ وہ یہہ باتیں سنتے ہی اپنے جی میں کٹ گئے اور اُس پر دانت پیسنے لگے۔ اور جوں جوں اُس کا چہرہ زیادہ خدا کی زندگی سے نورانی ہوتا گیا حتی کہ ایک فرشتہ کی سی صورت اُس کی نظر آنے لگی تب اُن پر کیا تاثیر ہوئی۔ لکھا ہے تب اُنہوں نے بڑے زور سے چلا کے اپنے کان بند کئے اور ایکدل ہو کر اُس پر



پہلے ہم اس شخص کی گواہی میں ایک بات دیکھتے ہیں۔ کہ وہ اپنی فرمانبرداری کے بوجھ سے بری ہوا۔ اور تمام بھار ذمہداری کا اُس پر ڈالا۔ ہمارا کیا حال ہے کیا ہماری سچی گواہی ایسی برجستہ ہے۔ ایسی سرگرم ہے کہ گنہگار و مسیح کے منہ سے کچھ بھی مخالف یا مخاطب کلام نکلتا ہے؟ پھر روشنی گنہہ کا اظہار ملامت کر دیسے کرتی ہے۔ فریسی اور فقیہوں نے اپنی سنگدلی اور آزمایش کی خاطر ایک بدفعل عورت کو مسیح کے روبرو پیش کیا۔ وہ کوئی کرامت تھی یا وہ کیا علم تھا جس نے فریسیوں کو ایک ایک کر کے گھر واپس کر دیا۔ اور اس بدفعل عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ پہلے وہ پتھر مارے جس نے گناہ نہیں کیا ہے تب تو ایک ایک کی جیب کو تھم اُٹھانے لگا۔ سوتی ضمیر جاگ اُٹھی۔ ایک ایک اپنے اپنے گھر کو واپس گیا تاکہ اپنے دل کی پڑتال کرے۔ اور کیا اُس میں کوئی شک ہے کہ بعض اُن میں سے مخالف اور بعض اُن میں سے مخاطب ہوئے ہونگے۔ مگر ہاں ایک موجود تھا جو اس عورت کو پہلا پتھر مار سکتا تھا۔ اے عورت کہاں ہیں تیرے الزام لگانے والے اُس کے جواب میں۔ کہ کوئی بھی موجود نہیں ہے۔ اُس کے دل میں اُن کی طرف سے کوئی نیک اثر پیدا نہیں ہوا۔ پر اب ایک شخص اُس کی طرف مخاطب ہوتا ہے اور یہہ پہلی مرتبہ ہے کہ مسیح اُس کی آنکھ سے آنکھ ملاتا ہے۔ وہ الزام بھی لگا سکتا ہے اور اُس کو پتھراؤ بھی کر سکتا ہے کیونکہ اُس سے کوئی بھی گناہ صادر نہیں ہوا تھا مگر نہیں۔ اے عورت میں بھی تجھ پر کوئی الزام نہیں لگاتا۔ مگر دیکھو اُس کی موجودگی میں محبت بھری ملامت ہے جو تیر کی طرح اُس کے دل کو کھبتی ہے جو برق یا بجلی کا کام کرتی ہے جو ایک آنکھ کی پلک اور جھپک میں اُس کے اندھیرے دل کو منور کر ڈالتی ہے۔ جا اور پھر گناہ مت کر۔ اے میرے عزیزو۔ اس کیفیت میں ایک بھی امر ایسا نہیں ہے جو انسانی کنہہ اور انسانی امکان سے باہر ہو۔ پر ہاں خدا کی نزدیکی کی ضرورت ہے کہ ہماری بھی زندگی ایک شمع یا دیوے کا کام دیوے۔ تم دُنیا کے نہیں ہو ورنہ دنیا تم سے دوستی رکھتی۔ پر ہائے افسوس ہے کہ دنیا ہم سے پوری طرح مخالف بھی نہیں ہوئی ہے۔ کیونکہ ہم نے خدا اور دنیا دونوں کو دوست رکھا ہے ہم نے اکثر ملامت کی تلوار اٹھی یا کھنڈی چلائی ہے جو اثر پذیر نہیں ہوئی۔ خیال کرو اپنے کلام پر جو جا بجا سُنایا گیا ہے اور جا بجا بویا گیا ہے۔ اُس کا اثر کیا پیدا ہوا ہے اور کہاں تک پڑا ہے؟

پھر گرمی کا ایک اور خاصہ ہے کہ وہ جلا ڈالتی ہے اور پاک صاف کرتی ہے۔ میرے عزیزو اگر ہم ڈاہ اور غصہ اور کینہ اور بغض اور طعن اور تشنیع میں بھرے ہوئے ہیں اگر دُنیا سے ہم نے اپنے آپ کو بے داغ نہیں رکھا ہے اور روح کی بھسم کرنے والی آگ نے ہمارے اُلجھانے والے گناہوں کو راکھ نہیں کر ڈالا ہے۔ اگر ہماری موجودگی سے وہ سوسائٹی جس میں ہم بود و باش کرتے ہیں اس میں سے اندھیرے والے کام دُور نہیں ہوئے ہیں تو بھائیو اور بہنوں ہم میں بہت کچھ نقص ہے۔ ہماری سرگرمی میں کچھ کمی ہے۔

آخری بات یہہ ہے کہ ایک سرگرم آدمی زور اور قوت سے معمور ہے۔ جب آگ بھڑک اُٹھتی ہے تو کیا طاقت اس میں آجاتی ہے کوئی چیز بھی اُس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی۔ ہائے اگر ہم میں مسیح والی غیرت اور سرگرمی ہو تو ہم دوزخ کو ہلا سکتے ہیں۔ ہماری موجودگی سے شیطان کانپ اُٹھتا ہے۔ مسیح کے شاگرد اول ہی اول تو کچھ مسیح کی طرف اور کچھ اپنے ہی منصوبوں میں لگے رہے مگر آخر میں روح سے بھرپور ہو کر چند ہی برسوں میں کل روم اور پلسٹین کو ہلا ڈالا۔ روح کی جنبش نے نہ صرف اُس چوبارے کو ہلا ڈالا جہاں وہ فراہم تھے بلکہ آس پاس کے لوگوں سے لیکر دُور دُور سرحدوں تک راجہ سے لیکر پرجہ تک کو کپا ڈالا۔ اہل یہود کی صدیوں کی تعلیم نے وہ اثر ان میں نہ ڈالا جو چند روزہ کی آگ والی محبت اور غیرت اور سرگرم خدمت نے کر دکھایا۔ بھائیو اور بہنوں ہم نے ابتک خروج تک مقابلہ نہیں کیا ہے۔ اُن ابتدائی مسیحیوں میں وہ طاقت اور زور تھا کہ نہ صرف وہ رات دن خدمت کر سکتے تھے بلکہ دُکھوں کی دیر تک برداشت بھی کر سکتے تھے۔ ان کی شہادت و گواہی ایسی طاقت والی تھی کہ لوگ اُنکے سامنے کانپ اُٹھتے تھے اور اُنکے دل چھد جاتے تھے۔ اور اُنکے دلوں میں ایک عالم فکر طاری ہوتا تھا۔ یا تو وہ اطاعت قبول کرتے تھے اور یا جلا اُٹھتے تھے۔ لیجاؤ اسے لیجاؤ۔ یہہ جا بجا مدرسجات جو غیر قوموں کے لئے ہم نے قائم کئے ہیں۔ یہہ ظاہرہ رسوم و رسمیں جس کے ہم پابند ہوئے ہیں بیشک اخلاق اور تمدن کی تعلیم ہم نے دی ہے۔ اور خلاقی اور تمدنی چال ہم چلے ہیں۔ ہم نے اپنے ہر ایک عمل کو با محل اور با موقع استعمال کیا ہے پر ہائے افسوس ہے کہ ہم روح کی آگ لے کر طلبا اور دیگر لوگوں کے دلونکے اندر نہیں گھسے ہیں تاکہ پوستین والی ہڈیوں میں جان پڑے۔ حزقیل ۳۷ باب۔ ہم حکمت عملیوں کو کام میں لاتے رہے ہیں جس سے لڑکوں کے والدین نے ہماری تعلیم کی حمایت تو کی مگر ان کو مخالفت کی گنجایش نہیں دی۔ میرے عزیزو اب وقت آیا ہے کہ ہم یروشلم یعنے اپنے گھروں سے باہر نہ جاویں جب تک کہ خدا کی روح جو ہم کو دی گئی ہے مگر جس کو ہم بجھاتے یا جس پر ہم اپنی خودپسندی کے بس میں ہو کر اپنا سایہ ڈالتے رہے ہیں ہمارا پورا محاصرہ نہ کرے اور ہماری خودی پر غالب نہ آجائے اور ہماری سرگرمی کو وہ تاؤ نہ دے کہ ہماری طبیعت دعا والی طبیعت نہ ہو جائے اور ہماری آنکھیں نہ کھل جائیں اور ہم مسیح کو نہ جانیں اور اندیکھی چیزوں کو نہ دیکھیں۔ خدا ایسا ہی کرے۔

آمین

مراسلات

صدائے واعظ کو جواب

ہمیں واعظ کے مضمون مشن فیلڈ کے پڑھنے سے قدرے افسوس ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُن کا یہہ مضمون یا تو ذاتی رنجش کے باعث تحریر کیا گیا ہے یا حقیقت حال سے عدم واقفیت کے سبب سے۔ یہہ تو سچ ہے۔ کہ پادری عیسیٰ بھیجن صاحب بجائے پادری سوئٹ کے لائل پور میں مقرر کئے گئے ہیں۔ اور اُنکا

کام جن لوگوں میں ہو۔ وہ بھی ظاہر ہو۔ میری رائے میں ان کے موافق نیک اور دیندار اور تجربہ کار شخص بڑوس کی مشن میں شاید کم ہوگا۔ میں ان کی تجربہ کاری اور خدا پرستی اور سچی مسیحیت سے پورا پورا اطمینان رکھتا ہوں۔ کہ وہ لائل پور کے غریب عیسائیوں کو تعلیم دینے کے لئے عمدہ مسیحی واعظ ہیں۔ یہاں تو سچ ہو۔ مگر یہہ سچ نہیں ہو۔ بلکہ بڑی بھاری سچائی کی مخالفت ہو۔ یہہ کہنا کہ "آر۔ پی۔ مشن کا ایک مناد تو بھاگ گیا" ہماری ناقص رائے میں ایسے غلط اور لغو افواہ کا اڑانا بڑی شرم کی بات ہو۔ پادری سویٹ جنہوں نے تین برس لائل پور میں کام کیا۔ کئی معقول وجوہات کے باعث جن کا ذکر یہاں پر کرنا مناسب نہیں سمجھتے ہیں۔ پرسبیٹری کی طرف سے موقوف کئے گئے ہیں۔ اور لائل پور کا اسٹیشن ان سے خالی کرالیا گیا ہو۔ لیکن یہہ ہرگز سچ نہیں ہو۔ کہ وہ یہاں سے بھاگ گئے۔ مسٹر عیسیٰ بھجن چار برس سے لائل پور کے علاقے میں اور شاہکوٹ کے گرد و نواح میں کام کرتے رہے ہیں۔ خدا نے اُن کے کام پر ضرور برکت دی ہو۔ اور اب چونکہ وہ بعارضہ بخار سخت بیمار ہوگئے تھے۔ اس لئے ہماری اجازت سے اور مصلحتاً گجرات میں تبدیل آب و ہوا کے لئے چند روز کے واسطے گئے ہوئے ہیں۔ اُمید ہو کہ جلد مع عیال و اطفال کے لائل پور کے بنگلہ میں رونق افروز ہونگے۔ پادری عیسیٰ بھجن صاحب ایسے مسیحیوں میں سے نہیں ہیں۔ کہ اپنی پیٹھ کسی معرکے میں دکھلادیں۔ چنانچہ مشن کا سارا بنگلہ جاڑے کی موسم میں بارش اور تکلیف کے وقت درخت کے نیچے کاٹ کر اُنہوں نے تعمیر کرایا ہو۔ اور تمام کام کو عزت کے ساتھ سرانجام دیا ہو۔ جو جو مشکلات اس کام کے سرانجام دینے میں درپیش آئیں۔ پادری عیسیٰ بھجن صاحب جانتے ہیں۔ یا ہم اس سے آگاہ ہیں +

یہہ بھی افسوس کی بات ہو۔ کہ مسٹر ازرک بھجن کو جو کہ پرسبٹیری کے لائسنشیٹ ہیں۔ اور چار برس سے خداوند مسیح کی خدمت سرگرمی سے کرتے رہے ہیں۔ اور ریفارمڈ پرسبٹیرین سیمنری پٹیالہ سے چہار سالہ کورس کو ختم کر کے گریجوایٹ ہوئے ہیں اُن کو آپ ناتجربہ کار بتاتے ہیں۔ کیا صرف نو عمری ہی ناتجربہ کاری کا سبب ہو۔ یا کوئی دیرینہ یا جدید ذاتی گلہ ان کلمات کا سبب ہو؟ آپ بھی ایک وقت نو عمر نوجوان طالب علم تھے۔ اگر کوئی آپ کو اسی نو عمری کے خیال سے ناتجربہ کار لکھتا۔ تو اُمید ہو۔ کہ آپ اس کو ہرگز ہرگز پسند نہ کرتے۔ مثل مشہور ہو۔ کہ بزرگی بعقل است نہ بسال۔ مسٹر ازرک بھجن نوجوان نیک نام اور معزز لائسنشیٹ پرسبٹیری کے ہیں۔ آپ کا ان کو صرف نو عمری کے لحاظ سے ناتجربہ کار کہنا ہماری رائے میں خشنوم ڈکوسلے اور ولیسیوں والی زبان درازی ہو۔ پرسبٹیری نے کچھ سوچ سمجھ کر ہی اُن کو لائسنس دیا ہو +

پھر آپ نے یہہ بھی لکھا ہو۔ کہ "ایک شرم کی بات یہہ ہو۔ کہ اس بنگلہ کے احاطہ کے دونوں طرف دو سائین بورڈ لگے ہیں۔ جن پر لکھا ہو۔ کہ اس طرف سے گذرنا منع ہو" انتہی۔ ہماری رائے میں یہہ ہمارے نوجوان مناد کی ذہانت اور تیز فہمی کا ثبوت ہو۔ نہ کہ شرم کا باعث۔ کیونکہ دونوں طرف احاطہ کے لوگوں نے راستہ بنا لیا ہو۔ اور شب و روز لوگوں کی آمد و رفت کوٹھی کے سامنے سے ہوتی ہو۔ اور چونکہ لائل پور میں چوری بکثرت ہوتی ہو۔ اس لئے مال کی حفاظت ضروریات سے ہو۔ اور یہہ بھی ضروری بات ہو۔ کہ راستہ ادھر سے بند کیا جاوے تاکہ کوٹھی کے احاطہ کے اندر سے گذرگاہ عام بند ہو۔ اور چور بھی دلیری سے نزدیک نہ آسکیں۔ کوٹھی کے سامنے گذرگاہ عام کا ہونا ہر ایک جگہہ اور شہر میں پسند اور مقبول نہیں ہوتا۔ کیا یہہ بہتر ہو۔ کہ ہر ایک سے جھگڑا کیا جاوے۔ اور ہر ایک راہ گذر کو ٹوکا جاوے؟ یا یہہ کہ جب تک مشن احاطہ کے چاروں طرف کوئی انتظام حد و بندی نہیں ہوتا۔ سائین بورڈ کے ذریعہ سے عام راہ گیروں کو منع کیا جاوے؟ ہاں تمام مسیحی بھائیوں اور متلاشیوں کو اور اُن کو جو کسی کام کے واسطے بنگلہ پر تشریف لائیں۔ یہہ سائین بورڈ منع نہیں کرتے۔ اور نہ یہہ ان کا مطلب ہو سکتا ہو۔ آپ ذرا سوچیں اور عقل کو کام میں لادیں۔ میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ میں مشن احاطہ کو شارع عام بنانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ لیکن اور تمام پاک اور معقول مطالب کے لئے بنگلہ پر آمد و رفت کی کوئی ممانعت نہیں ہو +

پھر یہہ بھی اعتراض کیا گیا ہو۔ کہ آر۔ پی۔ مشن نے یو۔ پی۔ مشن سے کچھ فاصلہ پر اسٹیشن کی طرف بنگلہ بنایا ہو۔ اور دیسی کارندوں کو بنگلے میں رہنے کی اجازت ہو۔ واعظ صاحب کا ایسا لکھنا ثابت کرتا ہو۔ کہ آپ دور اندیشی سے بالکل ہی خالی ہیں۔ اور دیسی بھائیوں کو بنگلہ میں رہنے کے قابل نہیں سمجھتے۔ حالانکہ ہماری یہہ رائے ہو۔ کہ عمدہ اور خوشگوار جگہہ میں از روئے حفظان صحت ہمارے کارندوں کی صحت درست رہیگی۔ اور خداوند کے کام میں زیادہ سرگرمی ہوگی۔ بوقت تعمیر کوٹھی شہر کے مکان اوّل تو ملتے ہی نہ تھے۔ اگر ملتے بھی تھے۔ تو زیادہ کرایہ والے اور گیلے نہایت تنگ اور بے موقعہ اور مضر صحت تھے ساری جگہہ کے حاصل کرنے اور شہر میں جگہوں کی زیادہ قیمت کے باعث جو جو دقتیں مشن کو درپیش ہوئیں۔ واعظ صاحب اُن کا اندازہ بغیر سماعت جلدی کر نہیں سکتے۔ اس لئے مشن نے اپنے کارندوں کے لئے عمدہ موقعہ پر شہر کے باہر مکان تعمیر کرا دیا۔ اور آئندہ جوں جوں مشن کے کام میں ترقی ہوگی۔ اور عیسائی زیادہ ہونگے۔ اور مکان دستیاب ہونگے۔ تو ہمارے عیسائی بھائی شہر میں بھی بسینگے اور مشن احاطوں میں بھی آرام کرینگے۔ اور اغلب ہو۔ کہ ہمارا کوئی مشنری ولایت سے تشریف لاکر اُس کو رونق و زینت بخشینگے اور ہماری رائے میں نئی روشنی کے لوگ اور ہمارے عیسائی بھائی بھی خصوصاً مناد و پادری بلحاظ آب و ہوا کے شہر میں رہنا پسند نہیں کرتے۔ پرانے طریقے بود و باش کے متروک و مسدود ہوتے جاتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹری اسبات کی شاہد ہو۔ کیا پادری صاحبوں اور مشن کے افسروں کو اپنے کارندوں کی صحت اور مشن کے پیسے کی حفاظت کی کچھ ذمہ داری نہیں ہو؟ ہماری رائے میں کئی وجوہات کے باعث جن کا ذکر کرنا اس جگہہ مطولات





کا باعث ہوگا۔ مشنوں نے اِس معاملہ میں غلطی نہیں کی۔ کیونکہ مشنوں کے معاملے کئی ایک آدمیوں کی صلاح سے طے ہوتے ہیں۔ اور حال و استقبال کا اور ترقی و افزایش کا خیال ہمیشہ کیا جاتا ہے۔ لیکن ممکن ہے۔ کہ ایک شخص جس نے کبھی ایسا کام نہیں کیا۔ اور جس پر کبھی ذمہ واری اور جوابدہی کا بوجھ ان معاملات میں نہیں پڑا۔ اور جس نے حال و استقبال کے سب پہلو نہیں سوچے اُس کی رائے غلط ہو۔ لہذا آپ کی رائے ناقابل سماعت ہے۔

ہمیں اڈیٹر صاحب اخبار نورافشاں سے گلہ ہے۔ کہ ایسے بدنام کرنے والے اور دشمنی کا بیج بونے والے اور حملہ آور مضمون جن سے کسی قسم کا بھی فائدہ مقصود نہیں ہے۔ کیوں درج اخبار کئے جاتے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے۔ کہ ہمارا یہہ مضمون بجواب مدصدائے واعظ ضرور شایع فرماکر ہمارے "صدائے واعظ" کو غلطی سے متنبہ فرماوینگے +

راقم
خاکسار سی۔ جی۔ سکاٹ۔ ایم۔ ڈی
منیجر۔ آر۔ پی۔ مشن۔ پٹیالہ پنجاب

وقائع و رسائل

بقیہ

کوٹگڑہ مشن کے مناّدوں کا دورہ برائے منادی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے پچھلے گذرے مضمون میں وعدہ کیا تھا کہ بعض خاص جگہہ کے دورہ کا بیان سُنا ئینگے لہذا اب ہم اُسیطرف متوجہ ہوتے ہیں آپ سُنئے۔

(مفصل)

اقبال شملہ

اے ناظرین با تمکین آپنے شاید سُنا یا دیکھا ہوگا کہ۔ یہہ شہر فی زمانہ بڑی رونق پر ہے۔ اسکا نام صرف اسی پہاڑ میں بلکہ تمام ہندوستان و سب ملکوں میں مشہور ہے۔ ہر ادنیٰ اور اعلیٰ کی بزبان ہے۔ باعث اِس کا یہہ ہے کہ ملکی و جنگی لاٹ صاحبان بمعہ اپنے دفتران و افسران کے تمام موسم گرما میں سکونت پذیر ہوتے ہیں اور اکثر ریاستہائے پنجاب کے راجہ و مہاراجہ صاحبان بمعہ اپنے وزراء و وکلا تشریف آور ہوتے ہیں۔ ہر پیشہ و مذہب کے لوگوں کی ہندوستان کے چہار اطراف سے بڑی دھوم دھام سے چڑہائی ہوتی ہے تمام شملہ بھر جاتا ہے ہر مکان و بازار نغمہ و سُرود کی حالت میں آجاتا ہے۔ بروقت شام شملہ کے بازاروں کی قریبًا وہی کیفیت نظر آتی ہے جو فی زمانہ کلکتہ و لنڈن کے بازاروں کی ہے لہذا اگر شملہ کو ہندوستان کا دارالسلطنت کہا جاوے تو بجا ہے۔ بریں قیاس اُمید ہے کہ شاید کسی وقت یہہ ہو بھی جاویگا۔ اگر ہم شملہ کی حالت تشبیہًا بیان کرنا چاہیں تو اس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتی ہے کہ جیسی حالت موسم بہار میں درختوں۔ پھولوں پھلوں کی اور سبز میدانوں و باغوں میں ہوتی ہے ویسی ہی حالت موسم گرما میں بوقت چڑہائی شملہ کی ہے لیکن افسوس جیسی حالت موسم خزاں میں تمام نباتات کی ہوتی ہے ویسی ہی حالت موسم سرما میں بوقت اُترائی شملہ کی ہوجاتی ہے +

ماسوا اس کے ناظرین کو یاد ہوگا کہ سنہ ۱۸۹۴ء اور ۱۸۹۵ء کے نورافشاں میں بندہ نے چند مضامین شایع کرائے تھے اور یہہ دکھلایا تھا کہ اِس شہر میں آریا سماج۔ برہمو سماج و سناتن دہرم و سنگہ سبھا و کائستھ سبھا کے پرچارکوں و واعظوں کی چڑہائی ہوتی ہے اور بڑی مجلسیں اور جلسے کئے جاتے ہیں جن میں وے اپنے رنگین و پُرتاثیر وعظوں سے اپنے اپنے فرقے کے غافل لوگوں کو جگاتے اور دینی و دنیوی ترقی و تعلیم کے جلسے اُبھارتے اپنوں وغیروں کو فایدہ پہنچاتے ہیں۔ وغیرہ

اب اے ناظرین کیا مناسب نہیں کہ ایسے شہر پر مسیحی واعظ بھی چڑہائی کریں اور جہاں ہر قسم کی مذہبی اور مذاہب کی غلطیوں میں لوگ غلطان و پیچان ہو رہے ہیں اُن پر حق مذہب ظاہر کیا جاوے اور جہاں کہ غیر مذاہب کے پرچارکوں کی دھوم دھام ہے وہاں مسیحی واعظ بھی دھوم مچادیں۔ کیا مناسب نہیں کہ اس امر کے برلانے کے لئے شملہ کے غافل مسیحیوں کو جگایا جاوے تاکہ وہ خداوند کے جلال کے لئے کچھ کریں۔ کیونکہ وہاں پر ادنیٰ اعلیٰ۔ خواندہ و ناخواندہ بہت مسیحی اکثر جگہوں سے بوقت چڑہائی چلے آتے ہیں اور تمام موسم گرما وہاں رہتے ہیں۔ ہم پادری احسان اللہ صاحب اور اُن کے مددگار فقیر واعظ وغیرہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وے ایسی جگہہ میں چڑہائی کیا کریں۔ پادری صاحب موصوف کا یہاں پر آنا دو وجہوں سے ضروری ہے +

اوّل۔ یہہ کہ اُنہوں نے مشن کی ملازمت کو ترک کرکے اِس کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ دوم کہ شملہ اُن کے سسرال کی جگہہ ہے جہاں اُن کے اہل و عیال آیا جایا کرتے ہیں۔ اگر اُن کو اپنے میکے میں یہہ کام کرنا ضروری ہے تو سسرال میں کیوں نہیں؟ لیکن شاید وے یہاں تشریف لانے کے لئے کرایہ کے خواہاں ہوں تو ہم درخواست کرتے ہیں کہ اُن کو اُس فنڈ سے امداد دی جاوے۔ جو اُن کے لئے جمع کیا گیا ہے۔ کیونکہ فی الحال شملہ میں کوئی ایسا نظر نہیں آتا جو اُن کو سفر خرچ دیسکے +

مزید براں ہم پنجاب سی۔ ایم۔ ایس۔ یورپین کونفرنس اور پنجاب سی۔ ایم۔ ایس ڈسٹرکٹ نیٹو چرچ کونسل کی توجہہ اِس طرف مبذول کراتے ہیں کہ وہ ایسے بڑے سٹیشن پر ایک خاص یورپین مشنری بمعہ چند نیٹو مناّدوں کے مقرر کریں۔ تاکہ شملہ پر اور اُس کے گرد و نواح میں خوب منادی کی جاوے کیونکہ موجودہ ایک کیٹی کسٹ وہاں کے لئے کافی نہیں ہے +

واضح ہو کہ کوٹگڑہ ساٹھ برس پیشتر کا قدیمی مشن ہے جسکو چند دیندار صاحبان نے کچھ روپیہ جمع کرکے اِس پہاڑ میں قایم کیا تاکہ ان غیر اقوام پہاڑی لوگوں میں انجیل کی منادی

گیجاوے۔ خدا کا شکر کہ کچھ عرصے بعد یہاں پہاڑی لوگوں میں سے کئی ایک عیسائی ہو گئے اور ایک جماعت قایم ہو گئی۔ اور اُن مسیحیوں میں سے ایک کادشو نامی آدمی پادری بھی ہو گیا۔ جن کی اولاد ابھی تک کہیں پنجاب میں زندہ ہے۔ مدت بعد کوٹگڑھ سے شملہ میں کام شروع کیا گیا۔ اور پادری کادشو صاحب وہاں کے لئے مقرر کئے گئے۔ تاکہ وے اُن مسیحیوں کو جو برائے ملازمت نیچے دیس سے آتے ہیں۔ دعا نماز و بندگی کرایا کریں۔ اور منادی بھی کیا کریں ۱۸۸۳ء سے پیشتر کوٹگڑھ اور شملہ کا ایک ہی مشنری تھا چنانچہ پادری ڈبلیو ریبش صاحب بیس برس سے زیادہ ان دونوں جگہوں کے مشنری رہے۔ اور وے ان دونوں جگہوں میں اس طرح کام کرتے تھے کہ موسم سرما میں چھ ماہ کوٹگڑھ میں رہتے تھے۔ اور موسم گرما میں بوقت چڑھائی چھ ماہ معہ چند منادوں کے شملہ پر کام کرتے تھے جب پادری کادشو صاحب انتقال کر گئے تو وہاں پر کوٹگڑھ کے مناد جاکر کام کیا کرتے تھے۔ جن میں مسٹر ٹامس اڈورڈ صاحب مرحوم آنریری کیٹی کسٹ رہے اور بعد ازاں پادری ریبش صاحب کی کوشش سے وہاں کے پادری ہو گئے۔ وے دیندار اور بڑے سرگرم مسیحی تھے۔ تن من دھن سے خداوند کی خدمت میں مصروف تھے اُنہوں نے مقدور بھر پاسبانی و منادی کا کام خوب کیا۔ شملہ کے سب مسیحیوں کو سنبھالا۔ ایسا کہ اُن کا ثانی آج تک کوئی نہیں ملتا۔ راقم خود تین برس مشن کے کام میں اُن کی مدد کرتا رہا۔ اُن کے وقت میں شملہ کوٹگڑھ سے الگ ہو گیا۔ اُنہوں نے بڑی کوشش سے ادھر اُدھر سے چندہ جمع کر کے دیسی مسیحیوں کی عبادت کے لئے ایک گرجہ سینٹ ٹامس چرچ نامے بنایا۔ اُس کے متعلق دینی کتب و اخبارات پڑھنے کے لئے ایک لائبریری بنوائی۔ یہہ دونوں ابتک موجود ہیں۔ ایک مشن ڈےل سکول بھی قایم کیا جس میں وہ خود جاکر ہر روز دینی تعلیم دیتے تھے لیکن اب وہ کم آمدنی و غفلت کے باعث ٹوٹ گیا۔ پر تو بھی مرحوم صاحب کی بیم صاحبہ مسس اڈورڈز نے لوئر پرایمری سکول اپنے گھر پر کھول رکھا ہے۔ پس وے اپنی خدمت کو پورا کر کے خداوند میں سو گئے۔ اُن کی خدمت کی قدر و منزلت اُس کتبے سے ظاہر ہوتی ہے جو اُن کی قبر پر کندہ کیا گیا ہے۔ کہ اسوا اچھے اور امانت دار نوکر شاباش تو تھوڑے میں دیانتدار نکلا میں تجھے بہت چیزوں پر اختیار دونگا وغیرہ متی ۲۵: ۲۱- پادری صاحب مرحوم کی جگہہ پادری این۔ سی۔ داس صاحب بٹالے سے بھیجے گئے۔ جن کی مدد کے لئے کیٹی کسٹ کے کام پر بھائی یعقوب خان کوٹگڑھ سے بھیجے گئے۔ پادری صاحب تو کسی باعث تبدیل ہو کر واپس چلے گئے۔ اب بھائی یعقوب خان صاحب اُنکی جگہہ کام کرتے ہیں۔ ہنوز شملہ میں کوئی پادری کوئی مشنری مقرر نہیں ہے۔ صرف فصلی مشنریوں سے جو چڑھائی کے وقت شملہ پر آتے ہیں مشن کا کام لیا جاتا ہے۔ چنانچہ بٹالے سے پادری وائٹ بریکٹ صاحب جو بائبل ریوائزر کے کام کے لئے دو برس صرف موسم گرما میں شملہ پر رہے اُن کی سپردگی میں وہاں کا کام دیا گیا۔ اُنہوں نے بڑی سرگرمی کے ساتھ سب کام سنبھالا اور اب وہ شملہ سے رخصت ہو گئے تاکہ ولایت کو تشریف لیجاویں ؎

پس مذکورہ بالا وجوہات کے باعث اب بھی مناسب جانا۔ کہ کوٹگڑھ کے مناد جو چاروں طرف جاکر منادی کرتے ہیں۔ قسمہ پر بھی جاکر منادی کریں۔ لہذا دو تین سال سے بندے کا شملہ پر جانا برائے چندے ہوتا رہا دو دو ماہ تک ٹھہر کر مشنریوں و بھائیوں کی درخواست سے گرجہ میں بعض وقت واعظ و نصیحت کرتا اور اُن کی میٹنگوں اور جلسوں میں کچھ دیتا رہا۔ اور بھائیوں کو اُبھارتا رہا کہ آپس میں اکٹھے ہونے سے باز نہ آویں۔ اور خداوند کے لئے کچھ کام کریں۔ امسال کوٹگڑھ سے چار اور منادوں کو ہمراہ لیکر گیا پادری وائٹ بریکٹ صاحب کی درخواست سے سینٹ ٹامس چرچ میں دو وعظ کئے اور مسیحیوں کی پریم سبھا میٹنگوں و جلسوں میں روحانی فائدہ پہنچانے کی خاطر پانچ لیکچر دئے اور غافل و سونے والے مسیحیوں کو جگایا۔ نیز بعض بھائیوں کے گھروں میں بھائی یعقوب خان کیٹی کسٹ کے انتظام کے بموجب اُن کی میٹنگوں میں شریک ہوتے تھے اور گیت بھجن وغیرہ میں باجوں کیساتھ گاگا کر روحانی فائدہ پہنچاتے تھے۔ ہم پانچ مناد کیٹی کسٹ کے ہمراہ شملہ کے بازاروں اور مختلف حصوں میں دیسی باجوں کیساتھ روز بروز منادی کرتے رہے بہت لوگ سننے کو حاضر ہوتے تھے اور سوال و جواب کے ذریعہ فائدہ حاصل کرتے تھے بعض انگریز صاحبان کی کوٹھیوں پر بلائے جاکے اُن کے نوکروں کو بھی انجیل سناتے رہے ؎

ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ میں برائے چندہ شملہ پر ایک راجہ صاحب کے پاس گیا اُنہوں نے مجھے بڑی عزت و خوشی کے ساتھ قبول کیا۔ اثنا گفتگو میں بیٹے کوٹگڑہ مشن کے کام کا مختصر بیان کیا۔ تب اُنہوں نے بیس روپے چندہ عنایت کیا۔ بعد ازاں دینی گفتگو شروع ہوئی اور میں نے یسوع مسیح پر ایمان لانے کی ضرورت بیان کی۔ تب اُنہوں نے فرمایا کہ میں کسی مذہب کو نہیں مانتا۔ پر صرف خدا کو اور چونکہ وہ رحیم ہے لہذا اُس سے منت کر کے اپنے گناہوں کی معافی حاصل کرونگا۔ کسی وسیلے کی ضرورت نہیں۔ راقم نے خدا کی عدالت و رحمت کے تقاضہ کا بیان کر کے یسوع مسیح کی قدوسیت و کفارے و درمیانی ہونے کا مدلل بیان کیا اور ثابت کیا کہ بنا لہو بہائے گناہ کی معافی نہیں۔ تب وے متلاشی اس امر کے ہوئے۔ کہ کیا کوئی ایسی کتاب ہے جس میں یسوع مسیح کی لایف کا پورا بیان ہے؟ میں نے عرض کی کہ ہے۔ اُس کتاب کا نام یسوع مسیح کا احوال ہے جس کا ثبوت بائبل ہے جس میں اُس کی پیشگوئیوں و اُن کی تکمیل کا پورا بیان ہے۔ تب اُنہوں نے دونوں کتابیں مجھ سے منگوا کر قیمتاً لے لیں اور وعدہ کیا کہ میں ان کو پڑھونگا اور جو نہ سمجھونگا بذریعہ خط آپ سے دریافت کرونگا۔ اب میں نے اُن کی طرف اِس بارے میں ایک خط لکھا ہے خدا اُن کی آنکھیں کھولے اور وہ صداقت کو معلوم کر کے قبول کریں و نجات پائیں۔ آمین۔

اب ہم آخر میں اسبات کا ذکر کر کے اِس مضمون کو ختم کرتے ہیں کہ خدا کا شکر ہے کہ شملہ کے مسیحیوں میں برادرانہ محبت و یگانگت

کا کچھ جوش نظر آنے لگا ہی کہ وہ میٹنگیں کرتے۔ جلسے درپیم سجا کر قایم کرتے اور ایکدوسرے کو اُبھارنے کی خاطر لکچر دیتے ہیں +

اے بھائیو ہم آپکی ہمت بندھاتے اور کہتے ہیں کہ ڈرتے اور تھرتھراتے ہوئے اپنی نجات کے کام کئے جاؤ۔ شاباش ڈھیلے ہاتھ اور سست گھٹنوں کو سیدھا کرو۔ سونے والوں اور غافلوں کو جگاؤ کمزور ہاتھوں کو زور دو اور ناتواں گھٹنوں کو پایئداری بخشو اُن کو جو کچ دلے ہیں کہو ہمت باندھو مت ڈرو دیکھو تمہارا خدا سزا اور جزا ساتھ لئے ہوئے آتا ہی ہاں خدا ہی آئیگا اور تمہیں بچائیگا۔ یسعیاہ ۳۵: ۳-۴- اور یہہ بھی کہو کہ شراب پینا اور متوالا ہونا چھوڑ دو جو کچھ اُس کے لئے خرچ کرتے ہو وہ خداوند کی خدمت اور بھائیوں کی بہتری کے لئے خرچ کرو- اور کہو مت چھونا- مت چکھنا- مت ہاتھ لگانا وغیرہ بھائیو آپ بچو اوروں کو بچاؤ دیکھو ہم آپ کے لئے خداوند سے دعا کرتے ہیں کہ خدا اس میں آپکی ترقی دن دونی و رات چوگنی کرے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے + آمین

الراقم

آپ کا مسیح میں پیارا جسونت سنگھ

از کوٹگڑھ ضلع شملہ

نو آبادی بار

بار جس کی بابت ہم بیان کرنا چاہتے ہیں وہ قطعہ زمین ہی جو دریائے راوی اور چناب کے درمیان اور وزیر آباد اور جھنگ کے درمیان واقع ہی- اور اس ٹکڑے میں گوجرانوالہ لاہور منٹگمری ملتان اور جھنگ کے ضلعوں کی کچھ کچھ بنجر زمین شامل ہی فی الحال چند برسوں سے گورنمنٹ انگریزی نے دریائے چناب سے ایک نہر نکال کر اس ٹکڑے زمین کو آباد کرنا چاہا ہی تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں کہ ہمیں اس طرف جانیکا اتفاق ہوا- اس علاقہ بار کے سنٹر میں ایک بڑا شہر لائل پور نام آباد کیا گیا ہی اگرچہ وہ بالکل تیار نہیں ہوا تاہم بڑی سرعت سے تیار کر رہے ہیں یہہ شہر اپنے تیار ہو جانے پر ہندوستان کے کل شہروں میں سے اپنی وضع کا یکتا ہوگا بازاروں- کوچوں اور سڑکوں کی ترتیب قابل تعریف ہی-

لائل پور شہر تو ایک طرف رہا دیہات کی بناوٹ ان کی ٹوکریں اور راجباہے وغیرہ سب قابل تعریف ہیں اس علاقہ بار میں جو نہر گئی ہی اس کو سرکار نے پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہی- پہلا اور دوسرا ڈویژن آباد ہو چکے ہیں اور انہیں قریباً چھ سو گاؤں نئے آباد ہو گئے ہیں- سویم- چہارم اور پنجم کے آباد ہونیکی تیاریاں ہو رہی ہیں- جو زمیندار یا کمین یا دوکاندار لوگ پنجاب کے مختلف شہروں اور دیہات سے جا کر آباد ہوئے ہیں وہ سب کے سب خوش اور شادمان ہیں- زمین کی کثرت پیداوار نے اُن لوگوں کو دولتمند کر دیا ہی- مزدوری پیشہ لوگوں کے لئے بھی اُن طرفوں میں کام کی بہت کثرت ہی- سنٹرل پنجاب کے مختلف دیہات میں سے کوئی آٹھ نو سو مسیحی جا کر آباد ہو گئے ہیں ہمیں اُن لوگوں میں سے بعض کو ملنے کا اتفاق ہوا وہ بہت اچھی طرح سے اور خاطر کے ساتھ پیش آئے اور اُنھوں نے ہر طرح سے اپنی تسلی اور خوشی کا ظہار کیا- معمولی- آتھری یا سیپ کرنے والے مسیحی ۱۵ سے بیس روپیہ ماہوار تک کما لیتے ہیں اور اس علاقہ کے غیر قوم زمیندار اور بسبب اپنی ضرورت کے وہاں کے مسیحیوں کے ساتھ بہت ہی سلوک کرتے ہیں- اس لئے اُن بیکار مسیحیوں سے درخواست ہی جو ان علاقوں میں بیکار ہیں- یا جن کا کام اچھی طرح سے نہیں چلتا بار کی طرف جا کر بود و باش اختیار کریں- جن لوگوں کی اپنی زمین نہیں وہ دوسروں کیساتھ انتظام کر کے زمین لے سکتے ہیں- اور اچھی فصلیں حاصل کر سکتے ہیں-

چونکہ بہت لوگ زمین کے خواہشمند ہیں اور اُن میں کئی ایک وہاں جا کر اس اُمید پر بیٹھ جاتے ہیں کہ ہمکو زمین مل جائیگی لیکن یہہ اُن کی سراسر غلطی ہی- ہمیں اتفاق سے صاحب منتظم کا ایک اشتہار مل گیا ہی جس میں وہ اسباب کی بابت بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو کس طور سے اور کس شرط پر اور کس قدر زمین مل سکتی ہی- اس لئے واسطے آگاہی ناظرین نور افشاں روانہ کر کے ملتمس ہوں کہ وہ اُس کو مطالعہ کر کے اگر زمین لینی چاہتے ہیں تو اُس کو مطالعہ کر کے اس کے مطابق عمل کریں- اور وہ اشتہار یہہ ہی:-

باجلاس کپتان ایف پی ینگ صاحب بہادر منتظم آبادی نہر چناب

خلاصہ شرائط تقسیم اراضی نہر چناب

نہر چناب کے اوپر تین قسم میں زمین عطا ہوتی ہی +

(۱) منمولکان- ان کے واسطے منظوری جناب صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب حاصل ہونی چاہئے اور اُن کو چھ مربعے لیکر ۲۰ مربعے تک زمین مل سکتی ہی نذرانہ ان سے اسقدر لیا جاتا ہی کہ چھ مربعے دس مربعہ تک بحساب عہ روپیہ فی ایکڑ اور دس مربعے سے لیکر ۲۰ مربعہ تک اسقدر روپیہ فی ایکڑ جس قدر زمین لیوے یعنے پندرہ مربعہ کیواسطے پندرہ روپیہ فی ایکڑ اور ۲۰ مربعہ کیواسطے ۲۰ روپیہ فی ایکڑ اور علاوہ اس کے قیمت لکڑی اور نیز خرچ پیمایش و کھدائی کھال بھی لیا جاتا ہی پانچ سال کے بعد اگر کل شرائط پوری کر دیوے تو قیمت پر ملکیت خریدی جا سکتی ہی +

(۲) سفید پوش یا اعلیٰ زمیندار- یہہ زمینداری قوم کا آدمی ہونا چاہئے- اپنی زمین پر مستقل سکونت رکھنی چاہئے نذرانہ چھ روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے دو قسط میں لیا جاتا ہی- صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی سفارش اور جناب صاحب فنانشل کمشنر بہادر کی منظوری سے زمین ملتی ہی- چار یا پانچ مربعہ زمین مل سکتی ہی- نصف نذرانہ اور کل خرچ پیمایش و کھدائی کھال بوقت دخل لیا جاتا ہی اور نصف نذرانہ بعد پانچ سال اگر پانچ سال میں شرائط پوری کر دیوے تو قیمت پر ملکیت حاصل کر سکتا ہی +

(۳) معمولی آبادکار- ان کا انتخاب جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع کرتے ہیں اور حکمیہ آبادی میں بھیجتے ہیں ایک یا ڈیڑھ یا دو مربعہ زمین ملتی ہی اور اُن سے خرچ پیمایش و

کھدوائی کھال لیا جاتا ہے *

(۴) پنشن خوار - نوجیاں کو بھی زمین بہ شرایط سفید پوشی یا معمولی آبادکار مل سکتی ہے حسب سفارش جناب صاحب کمانڈنگ افسر و منظوری جناب صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب *

نوٹ

یہہ شرایط مفصل نہیں ہیں صرف اطلاعاً چھپوائی گئی ہیں - مفصل شرایط یا ضلع کے محکمہ سے یا جناب صاحب فنانشل کمشنر بہادر پنجاب کے دفتر سے مل سکتی ہیں اگر سرکار کوئی اور شرط مقرر کریگی تو یہہ شرط مذکورہ بالا کسی قسم کی پختہ نہیں سمجھنی چاہئیں اگرچہ موجودہ صورت میں اسی طور پر ہیں *

یادداشت *

کسی شخص کو عطائے اراضی کی درخواست محکمہ آبادی میں نہیں کرنی چاہئے جس قدر معمولی آبادکاران کی ضرورت ہوتی ہے صاحبان ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں اطلاع دیجاتی ہے اور فہرست ان کی ضلع سے آجاتی ہے باقی سفید پوشاں و رئیسان و فوجیان کی حسب منظوری حکم جناب صاحب فنانشل کمشنر بہادر سے آتی ہے ان کو زمین تقسیم کی جاتی ہے *

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

پونا ۹ دسمبر - شہر میں ۶۰ واردات اور ۴۷ اموات وبا سے ہوئیں - چھاؤنی میں ۱۳ واردات اور ۱۲ اموات - ضلع میں ۱۱ واردات اور ۱۰ اموات *

لنڈن ۹ دسمبر - اخبار ٹائمس کا کارسپانڈنٹ مقیمہ پیکن تار کرتا ہے کہ جرمنی کے مقام کی چاؤ کے خالی کرنے کی اُمید سے چین نے منظور کر لیا ہے کہ جو مطالبہ اُس سے کیا گیا ہے وہ ادا کرے *

لنڈن ۹ دسمبر - اوہی کارسپانڈنٹ بیان کرتا ہے کہ جرمنی کی چاؤ کسی آیندہ تاریخ پر خالی کرنے پر راضی ہے مگر اس شرط پر کہ اُس کو اس کے بجائے صوبہ کوکین کا سیمہ سٹیشن کوئلہ لینے کے سٹیشن کے طور پر دیا جاوے *

لنڈن ۹ دسمبر - ایجنٹ رائٹر سینٹ پیٹرزبرگ سے تار دیتا ہے کہ روس کے ایشائی صوبجات میں خوفزدہ مسلمانوں کا ہنگامہ بپا ہوا ہے اور خوف ہے کہ کاکیشش میں بھی یہہ ہنگامہ پھیلے *

لنڈن ۹ دسمبر - جو رپورٹ مراسلات چترال کی نسبت سر ہنری فولر اور لارڈ الگن کے درمیان آئے گئے وہ شایع ہو گئے ہیں *

سر ہنری فولر نے ۳۰ مئی ۱۸۹۵ء کو تار کیا کہ انگلستان میں یہ خیال ہو رہا ہے کہ لارڈ الگن کی موجودہ پالسی اُس اشتہار کے شرایط کے موافق نہیں ہے جو چترالیوں سے کئے گئے تھے - یہہ بھی دریافت کیا گیا تھا کہ آپکے وجوہات کیا ہیں *

وائسرائے نے ۳ مئی کو جواباً تار دیا کہ مجھے پہلے ہی سے اس الزام کا خیال ہوا تھا مگر ذیل کی حالات کے خیال سے یہہ پالسی عمل میں لائی گئی ہے *

(۱) اُس اشتہار میں ارادہ ظاہر کیا گیا ہے کہ چترال پر حال اور آیندہ کو حملوں کے روکنے کا بندوبست کیا جاوے جس سے مراد ہے کہ اہل قلعہ کے پرداخت کے لئے ضروری بندوبست ہو *

(۲) ہم نے وعدہ کیا تھا کہ ہم بغیر جنگ واپس ہو جاوینگے اور ہم نے تمام فرقوں سے اس امر میں شراکت چاہی تھی مگر اُن کی مخالفت نے اِن شرایط کو بالکل تبدیل کر دیا ہے *

(۳) ہماری یہہ تجویز نہیں ہے کہ ہم کسی ملک کو دبا لیویں یا اُن کی مقامی خودمختاری میں کوئی دخل دیں - ہماری صرف یہہ تجویز ہے کہ ایک سڑک برٹش انڈیا کے باہر اُن کے ملک میں سے نکالیں *

سڑکوں کے نکالنے کا اُصول کوئی نئی بات نہیں ہے - مثال کے طور پر گومل کی سڑک اور پٹ درے کوہاٹ تک جو آفریدی ملک میں ہے بیان کیجا سکتی ہے - چین نے بھی نم کھن سڑک کا نکالنا منظور کر لیا تھا *

(۴) علاوہ ان تمام باتوں کے ہماری تجویز ہے کہ ہم ان فرقوں سے عہد و پیمان کر کے اِس معاملہ کو چلاویں - سب سے عمدہ سڑک جس کی رپورٹ کی گئی ہے وہ سوات اور دیر میں سے ہے - خان دیر اس میں ضرور راضی ہوگا کیونکہ اگر ہم واپس ہوں تو غالب ہے کہ وہ نکال دیا جاوے - کہتے ہیں کہ اہل سوات اُمید کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہم یہاں رہیں *

(۵) میرا اتفاق ہے کہ پہلے پہل تو ضرور فوج درکار ہوگی کہ اس سڑک کی حفاظت کرے مگر ہنزہ کا نگان ایک ایسی مثال ہے کہ جس سے اس یقین کی جرات ہوتی ہے کہ اس کام کا بہت سا حصہ آخر کو نگان اور لیویز سے ہوا کرے گا *

لنڈن ۹ دسمبر - رائٹر پیکن سے تار دیتا ہے کہ چین نے تمام اُمور کو عملی طور پر مان لیا ہے اور کہ جرمنی نے مقام کیہ چو کو خالی کرنے سے انکار کیا ہے *

بمبئی ۹ دسمبر - ۱۲ دسمبر کے روز ۴۳ واردات اور ۴۱ اموات وبا سے ہوئیں - کل ۱۹ واردات اور ۱۷ اموات ہوئیں *

وبا اب تک کھنکر کلان اور حسینہ رخود کے گاؤں میں پھیل رہی ہے - خان خانا گاؤں سے ۵ نئی واردات اور ۳ فوتیوں کی خبر آئی ہے - کل ۲ ۱۳ واردات ہوئیں - جن میں سے ۲ ۹ موتیں ہوئیں اور اس گاؤں کی آبادی ۵۰۰ کی ہے *

\+ \+ \+ \+ \+ \+

\+ \+ \+ \+

\+

مِصۡبَاحُ مُفِیۡدِ الۡمُبۡتَدِیِیۡن

لمپوں کا صاف کرنا

میبل بوڈن اپنے کمرے میں تھک کر ایک کُرسی پر بیٹھ گئی اور کہا۔ "کیا ہو سکتا ہی کہ ابھی سے دوپہر کا وقت آ گیا! میں نے صبح کے وقت سے ابتک کیا کیا۔ حالانکہ میں بالکل بیکار نہیں بیٹھی۔" اُس لڑکی کیواسطے اپنے گھر میں کوئی خاص کام مقرر نہ تھا مگر جو کام کہ اوروں سے رہ جاتا تھا وہ یہہ کیا کرتی تھی۔ اِس کے بڑے بھائی اپنے کاروبار یا پڑھنے میں مشغول رہتے اور چھوٹے سبق کا مطالعہ کرنے میں لگے رہتے تھے۔ اور اِس سے جو بڑی بہن تھی ملی نامی لوگوں سے ملاقات کرنے اور باہر آنے جانے میں اپنے حق ادا کرتی تھی۔ مگر میبل بہتیرے گھر کے اِدھر اُدھر کے کام کر لیتی تھی جن پر کبھی کسی کا خیال نہیں جاتا تھا۔ اور نہ کوئی اُن کو حساب میں لاتا۔ اگرچہ وہ ہر ایک شخص کی آرام طلبی کا باعث تھے +

چونکہ وہ عیسائی لڑکی تھی یہہ کام بخوبی تو کرتی تھی مگر کچھ بے دلی سے اور تابعداری کے ساتھ۔ اور بڑے بڑے کام کرنے کی ہمیشہ آرزومند تھی۔ ایکدفعہ وہ بے صبر ہو گئی اور کہا۔ "کہ اگر میری محنت کسی طرح ظاہر ہو تو کیا اچھا ہو!"

"خیر اب میں حساب کرتی ہوں کہ صبح سے میں نے کیا کیا تاکہ کچھ تو میری خوشی کا باعث ہو۔ دیکھو پہلے میں نے لمپ صاف کئے۔" دوبارہ اِتنا کہہ کر ٹھہر گئی۔ کیونکہ دس کنواریوں کی تمثیل اُس کو یاد آئی۔ اور پھر ایسا معلوم ہوا۔ کہ گویا اُس نے ایک آواز سُنی جو اِن لفظوں کو "میں نے لمپ صاف کئے" دُہراتی تھی۔ اور پھر ایک سوال پیش آیا جو یہہ تھا +

"کیا تم نے اپنا لمپ صاف کیا ہی؟" میبل چونک اُٹھی اور بائبل کھول کر متی کا پچیسواں باب نکال کر پڑھا۔ اور جب وہ پڑھتی تھی روح القدس نے اُس پر ظاہر کیا کہ کس طرح اُس نے اپنے لمپ کا تیل گھٹنے دیا بے صبری اور پژمردگی کے سبب سے۔ اور یہہ خیال کر کے کہ اُس کا کام ادنیٰ اور گھٹیا ہی۔ جس حال میں کہ اُس کا لمپ بخوبی روشن ہونا چاہئے تھا۔ وہ لڑکی شرمندہ اور عاجز ہو کر گھٹنوں پر جھکی اور قصور کا اقرار کیا اور چاہا کہ اُس کا دل خدا کے فضل کے تیل سے معمور ہو جائے اور اُس کا لمپ روشن اور تیز جلتا رہے۔ پھر وہ خوشی سے اُٹھی اور وہ کام کرنے لگی جو صبح کے وقت بھول گئی تھی۔ اِس کے بعد جب کبھی وہ اپنے روزمرہ کے کاموں کا خیال کرتی۔ اور صاف کئے ہوئے لمپوں کو دیکھتی۔ تو دل میں دُعا کرتی اور شکر کرتی کہ اُسنے بے قناعتی اور بے صبری پر غلبہ پایا ہی۔

اے لڑکو! کیا ہم نے اکثر اپنے کاموں کو ادنیٰ سمجھ کر بے پروائی اور بے دلی سے نہیں کیا۔ جیسا کہ اُس لڑکی نے کئے۔ اور بڑے بڑے کام کرنے کی خواہش نہیں کی؟ اگر تم اپنے روزمرہ کے کاموں کو جن کو شاید تم ادنیٰ اور ہیچ کام سمجھتے ہو بخوبی نہ کرو گے تو یہہ ظاہر ہی کہ بڑے بڑے کاموں کے لائق ہرگز نہ ہو گے۔ پس ہمارا سب سے بڑا کام وہ ہی جو خدا نے ہمیں سپرد کیا جس کے پورا کرنے کی خوشی ہر ایک کے دل میں ہونی چاہئے +

واعظ کی سُنہری آیت

قلسیوں ۳ باب ۲ آیت

ایک قریباً دس برس کی لڑکی تھی جس کا نام کلیرا تھا۔ وہ اتوار کے روز اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ کر گرجا گھر سے واپس آ رہی تھی۔ رستے میں اُس کے باپ نے کہا "بیٹی کیا تم اُس وعظ کو جو ابھی سُنا ہی بھول جاؤ گی؟" چھوٹی لڑکی نے کہا۔ "نہیں پاپا!" کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ میں وہ سُنہری آیت تو نہیں بھولونگی۔ بیشپ صاحب نے جو بڑے سادہ مزاج۔ سرگرم اور معزز واعظ تھے تین متواتر اتوار اِسی سُنہری آیت پر وعظ کیا۔ تھوڑی مدت گذری تھی کہ اِس لڑکی پر مصیبت پڑی۔ بعض تکلیفیں لڑکپن میں بھی پیش آتی ہیں۔ اِس لڑکی کی تکلیفیں یہہ تھیں۔ ایک تو اِس کی بلی مر گئی تھی اور دوسرے اِس کا خرگوش بھاگ گیا تھا۔ اور تیسرے اِس کی گڑیا ٹوٹ گئی تھی۔ سو اِس سبب سے وہ بہت اُداس تھی۔ اور جب اُس نے وہ وعظ سُنا تو خیال کیا کہ میرے ہی واسطے ہی۔ کیونکہ وہ سمجھی کہ واعظ نے میری مصیبت سُن لی ہو گی۔ اُس رات وہ کھڑی ہو کر چاند اور ستاروں کو دیکھنے لگی۔ جس سے اُس کی آرزو ہوئی کہ آسمانی چیزوں کو حاصل کرے۔ اور دعا مانگی کہ ایسا ہی ہو۔ دیکھو بچے بھی اچھی طرح بات سمجھ سکتے ہیں۔ اور یاد بھی رکھ سکتے ہیں۔ پھر جب وہ بڑی ہوئی تو اُس سے کئی ایک چیزیں لے لی گئیں۔ پر خدا کا شکر ہمیشہ کرتی رہی۔ کہ دنیا میں اُس کے پاس وہ چیزیں تھیں جو کبھی کوئی لے نہیں سکتا +

اے پڑھنے والو تم نے اپنا دل کن چیزوں پر لگایا ہی؟ دُنیا کی کسی عزیز ترین شَے میں پائیداری نہیں۔ پر خدا کے فرزند تو ابدی میراث کے وارث ہیں۔ خدا کا شکر ہو اگر ہم نے فانی چیزیں چھوڑ دی ہیں اور ابدی چیزوں کے اُمیدوار ہیں +

دل کو نہ دھوکھا دو۔
یسوع عزیز
یسوع پاس رہنا ہو۔
یسوع عزیز۔
جسمانی چیز بیکار۔
ہوتی جلدی فرار
اُن سے ہو دل بیزار۔
یسوع عزیز۔

+ + + + + + +
+ + + + +
+ + +

شعر و سخن

غزل

آمد جلوہ گلفام مبارک ہووے ہا
اُس کی شوکت میں ہر اک کام مبارک ہووے
گل اُمید صبح روز ہی کھلتا جاتا ہا
مہہ دسمبر کی ہر اک شام مبارک ہووے
مست و بیخود ہو خوشی سے اے مسیح کے لوگو ہا
روح اقدس کا تمہیں جام مبارک ہووے
تو تو اک سال غلامی میں پھنسا رہ ایمل
خون عیسیٰ کا تجھے دام مبارک ہووے
ہر گلی کوچہ میں یہہ شور مچاوے واعظ ہا
اک مسیحا کا فقط نام مبارک ہووے۔
کلی اُمید کی اب کھل گئی دینداروں کی
تخت دل پر وہ گل اندام مبارک ہووے
پاک روح لائی ہو تشریف جہاں پر جسپر
شخص وہ پر دہی اس بام مبارک ہووے
تو الف کی طرح رہنا نہ الگ اے خادم
دل ترا شل دل لام مبارک ہووے

راقم
انڈر ورپھو داس۔ خادم
میڈیکل سٹوڈنٹ

+ + +
+

بپتسمہ

۵ - دسمبر ۱۸۹۷ء بروز اتوار ۹ بجے فجر کے اُمر تہ خاص ضلع چھندوارہ میں بدست پادری سی - الیف - لنڈ رتھ صاحب سویڈش مشنری ۱۲ - اشخاص چھوٹے بڑوں نے بپتسمہ پایا۔ ان میں ۱۰ گونڈ ذات کے اور ایک اہیرا اور ایک سُنیارن ہی۔ سب عیسائی بھائی اور بہنوں سے بنتی ہو کہ ان نئے مریدوں کے لئے دعا کریں کہ وہ اپنے ایمان میں قایم رہیں - آمین +

موت

۲۸ - نومبر ۱۸۹۷ء کو بروز اتوار ۹ بجے فجر کے امرواڑہ ضلع چھندوارہ میں ہمارے بڑے بھائی سموئیل الگزنڈر کی عزیز بیوی مریم اگسٹ الگزنڈر نے اِس جہان فانی سے کوچ کرکے اپنے آسمانی باپ کی گود میں آرام پایا اور اپنے خاوند اور ایک بیٹے اور ۳ بیٹیوں کو رنج و غم میں چھوڑ گئیں - اِس بی بی نے نرسنگ پور - چھندوارہ اور امرواڑہ میں مسیح کے واسطے بہت کام کیا اور بوئے ہوئے بیج کی فصل کو بھی کاٹا - اور اِن کا چالچلن بہت نیک تھا - یہہ مرنے کے لئے تیار تھیں اور مرتے وقت اپنے کو مسیح کے سپرد کیا - ہماری دعا ہو کہ اِس غمزدہ گھرانے کو خداوند کیطرف سے کامل تسلی ہو آمین - جے - جی - الگزنڈر - امرتھ

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ .... عہ
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ .... عہ ااہر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ .... عہ ہر
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ .... ہے
قیمت دو کاپیوں یا اِس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی معہ ضمیمہ ہے ۲ر
بغیر ضمیمہ .... عہ ۲ر

اِشتہار

چرچ مشن سکول بنوں میں انٹرینس کلاسوں کو ریاضی وغیرہ پڑھانے کے لئے ایک انگلو ورنیکولر سند یافتہ اُستاد کی ضرورت ہو - عیسائی کو ترجیح دیجاویگی - درخواستیں معہ نقول اسناد بجہ مشتہر کے پاس آنی چاہیئیں +

المشتہر
ڈاکٹر - ٹی - ایل - پینل صاحب منیجر

ضرورت

نارووال - سی - ایم - ایس مشن سکول کے اپر پرائمری ڈیپارٹمنٹ میں پڑھانے کے لئے ایک اُستاد کی ضرورت ہو - سابق انٹرنس پاس ہو - تنخواہ عنلہ سے عہ روپیہ تک حسب لیاقت و تجربہ ملیگی - درخواستیں معہ نقول اسناد آنی چاہیئیں +

بنام
پادری سی - ایم - گاف - سی - ایم - ایس
مشن سکول نارووال ضلع سیالکوٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے
پرانے لوہے کی ریلیں ہا
لمبائی - چوڑائی - نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر - این - ڈبلیو - ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو +

لودیانہ
تعداد پیدائش مسلمان ۲۳ - ہندو ۹ - کل ۲۹ -
تعداد اموات - مسلمان ۲۷ - ہندو ۴۳ - کل ۷۰ -

پادری اے - ایچ - یونگ صاحب اڈیٹر و منیجر نور افشاں کے واسطے - امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائلی کے اہتمام سے چھپا +